تعلیم نسواں-سیرت طیبہ اور بائبل کی روشنی میں

تحسین سرور*

ڈاکٹر طاہر مصطفیٰ*

This paper aims to explain women education from the Bible and See'rat-e-Rasool perspective. The teaching of the See'rat and Bible explicitly discuss different aspects of women education. The See'rat greatly emphasizes women education and upbringing aiming at making them obedient and pious mother, sister, wife and daughter, On the other hand the Bible highly stresses on women education and upbringing without any discrimination. However this paper attempts to explore the teachings of the See'rat and Bible related to women education in terms of its objection, curriculum and methodology. The study uses qualitative research methodology to research out similarities and differences between the two domains. This integrated study provides and understanding about women education in the light of the See'rat and Bible for the benefits of women.

Keywords: women education, the See'rat and the Bible, teachings, objectives, curriculum.

عصر حاضر میں تعلیمِ نسواں کی اہمیت وافادیت سے انکار ممکن نہیں کیونکہ خواتین معاشرے کا نصف ہیں، لہٰذا ان کی تعلیم وتربیت قوم اور معاشرے دونوں کی ترقی اور بھلائی کے لیے ضروری اور ناگزیر ہے۔ اسلام کی نظر میں تعلیم کا مقصد خالص رضائے الٰہی کا حصول ہے جس کے لیے تعلیم وتربیت دونوں ضروری ہیں۔ اسلام طبعی واہلیتی دائرہ بندی اور صنفی ضروریات کے امتیاز کی بناپر مرد عورت کو یکساں تعلیم کے مواقع فراہم کرنے کے س اتھ ع ورت وں ک ی ت ع ل ی م، ن ص اب ِ ت ع ل ی م ، م ق اص دِ تعلیم اور اسلوبِ تعلیم میں فرق کرتا ہے۔ اسلام میں تعلیمِ نسواں کا مقصد ایسی تعلیم ہے جو نسوانی زندگی اور نسوانی مقاصدِ حیات سے ہم آہنگ ہو اور عورت کو ایک باکردار وہمدرد ماں، صالح ونیک بیٹی، وفاشعار بہن اور فرمانبردار ومنتظم بیوی بنائے۔

جہاں سیرت سے نسوانی تعلیم کے حق میں بہت سی مثالیں ملتی ہیں وہیں مسیح علیہ السلام بھی عورتوں کی حوصلہ افزائی کر رہے ہیں۔ لازمی تعلیم کے سوا سیرت رسول سے کوئی دوسری رائے نہیں ملتی۔ جبکہ بائبل میں مندرج معدودے چند خطوط سے معلوم ہوتا ہے کچھ ربی تعلیم نسواں کے مخالف ہیں۔ اس سب کے باوجود عیسیٰ علیہ السلام کی اصلی تعلیمات سیرت رسول ﷺ کے موافق ہیں۔

---

*پی ایچ ڈی سکالر، ادارہ علومِ اسلامیہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔

*چیئرمین، شعبہ اسلامی تہذیب وثقافت، یونیورسٹی آف مینیجمنٹ وٹیکنالوجی، لاہور۔

بائبل میں تعلیم نسواں:

عہد نامہ قدیم میں یہودیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو مذہبی تعلیمات سے روشناس کرائیں۔ چنانچہ اس حکم میں **"بچوں"** کا لفظ استعمال ہوا ہے جس میں لڑکا اور لڑکی دونوں آ جاتے ہیں:

''اور تم ان کو اپنے لڑکوں کو سکھانا اور تو گھر بیٹھے اور راہ چلتے اور لیٹتے اور اٹھتے وقت ان ہی کا ذکر کیا کرنا۔ اور تو ان کو اپنے گھر کی چوکھٹوں پر اور اپنے پھاٹکوں پر لکھا کرنا'' [1]

نیز بائبل کی شرح میں لکھا ہے "

''ہم خاندانی زندگی کو یہ خیال رکھتے ہوئے گزاریں گے کہ ہم خداوند کے سامنے جواب دِہ ہیں خاص طور پر ان بچوں کے سلسلے میں جنہیں اس نے ہمارے سپرد کیا ہے کہ ہم ان کی دیکھ بھال کریں۔'' [2]

لڑکیوں کو تورات کی تعلیم دینے کے متعلق یہودی علماء کی آراء مختلف ہیں۔ ربی الیزر نے کہا:

"If any man teach his daughter Torah it is as though he taught her lechery."[3]

''اگر کوئی شخص اپنی بیٹی کو تورات سکھاتا ہے تو وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے ہوس کا سبق دیا۔''

ایک دوسری جگہ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پھر یہی ربی کہتے ہیں:

May the words of the Torah be burned rather than be given to women.[4]

"تورات کی تعلیم عورت کو دیے جانے سے بہتر ہے کہ اس کے الفاظ کو جلا دیا جائے۔"

ربی کی مذکورہ بالا عبارات سے ثابت ہوتا ہے کہ دورِ اول کے یہود تعلیم نسواں سے کس قدر نالاں تھے۔ اور عورتوں کی تعلیم وتربیت کے دروازے ہر طرح سے بند کرنے پر درپے نظر آتا ہے۔

علاوہ ازیں عہد نامہ قدیم میں سینٹ پال کے متضاد ومتناقض بیانات میں بھی خواتین کے علم حاصل کرنے اور اس کی ترویج واشاعت میں معاون بننے پر پابندی عائد کی گئی ہے۔

''عورتیں کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہیں کیونکہ انہیں بولنے کا حکم نہیں بلکہ تابع رہیں جیسا توریت میں بھی لکھا ہے۔ اور اگر کچھ سیکھنا چاہیں تو گھر میں اپنے اپنے شوہر سے پوچھیں کیونکہ عورت کا کلیسیا کے مجمع میں بولنا شرم کی بات ہے۔'' [5]

یہاں غور طلب بات یہ ہے کہ جب کلیسیا میں عورتوں کو بولنے ہی کی اجازت نہیں تو پھر بصیرت میں گہرائی اور گیرائی کب آئے گی؟ اگر کسی بات کی تفہیم نہیں ہوئی تو شرح صدر کیسے ہو گا؟ پھر اس سے بھی بڑا مذاق یہ کہ عورت سوال بھی عمر کے اس حصے میں جا کر کر سکتی ہے جب وہ شادی شدہ ہو۔ دوسرے لفظوں میں اپنی عمر کے ابتدائی حصہ میں جب قدرت انسان کو سیکھنے کی طاقت وافر مقدار میں عطا کرتی ہے اس وقت بھی سیکھنے پر قدغن عائد ہے۔ شادی کے بعد عورت تحصیل علم کے لیے قدوکاوش کر بھی لیتی ہے تو وہ کتنا سیکھنے میں کامیاب ٹھہرتی ہے؟ پھر اس سے بھی بڑھ کر اگر کسی کی شادی نہیں ہوتی تو کیا ایسی عورت ساری عمر صرف اس وجہ سے کوری رہے کہ اس کی شادی نہیں ہو سکتی یا اگر اس کا خاوند فوت ہو جائے تو پھر کس سے استفسار کرے؟

سینٹ پال دوسرے خط میں لکھتے ہیں:

''عورت کو چپ چاپ کمال تابعداری سے سیکھنا چاہیے، اور میں اجازت نہیں دیتا کہ عورت سکھائے یا مرد پر حکم چلائے بلکہ چُپ چاپ رہے، کیونکہ پہلے آدم بنایا گیا، اس کے بعد حوا، اور آدم نے فریب نہیں کھایا بلکہ عورت فریب کھا کر گناہ میں پڑ گئی۔'' [6]

سینٹ پال کے احکامات میں کسی جگہ عورت کو تحصیل علم سے روکا گیا ہے تو کسی جگہ سینٹ ہی کے بقول وہ تبلیغ کے کام میں بھی شرکت کر سکتی ہے:

''جو عورت بے سر ڈھانپے دعا یا نبوت کرتی ہے وہ اپنے سر کو بے حرمت کرتی ہے۔'' [7]

اب یہاں سینٹ خود ہی عورتوں کو تبلیغ کرنے کے احکامات جاری کر رہے ہیں۔ یہ بات تو عیاں ہے کہ تبلیغ بغیر تعلیم ممکن ہی نہیں۔ ظاہر ہے عورت یہ کام تب ہی کر سکتی ہے جب وہ خود تعلیم سے بہرہ ور ہو۔ دوسرے لفظوں میں سینٹ خود ہی وہ پابندی اٹھا رہے ہیں جس میں وہ عورت کی تعلیم کے سخت ناقد تھے۔ تیسری بات سینٹ پال کی تضاد بیانی خود اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بائبل کی تعلیم اپنی اصل سے جو مسیح علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی مطابقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو قدم قدم پر بائبل کی متضاد بیانیاں عیاں نہ ہو رہی ہوتیں۔ عہد نامہ جدید میں یہ بھی مذکور ہے کہ عورتیں بھی نبوت [تبلیغ] کا کام کیا کرتی تھیں:

''اس کی چار کنواری بیٹیاں تھیں جو نبوت کرتی تھیں۔'' [8]

بائبل میں چار عورتوں کے نام ملتے ہیں جو کہ نبیہ [مبلغہ] تھیں اور بعض کے قاضیہ ہونے کا بھی ذکر ہے بنی اسرائیل ان کے پاس فیصلہ کرانے کے لیے آتے تھے تین عورتوں کا ذکر عہد نامہ قدیم اور ایک کا عہد نامہ جدید میں آیا ہے۔

''تب ہارون کی بہن مریم نبیہ نے دف ہاتھ میں لیااور سب عورتیں دف لیے ناچتی ہوئی اس کے پیچھے چلیں۔'' 9

ایک جگہ سینٹ خود تعلیم بالغاں کے قائل نظر آتے ہیں:

''اسی طرح بوڑھی عورتوں کی بھی وضع مقدسوں کی سی ہو۔ تہمت لگانے والی اور زیادہ مے پینے میں مبتلانہ ہوں بلکہ اچھی باتیں سکھانے والی ہوں، تاکہ جوان عورتوں کو سکھائیں کہ اپنے شوہروں اور بچوں کو پیار کریں۔'' 10

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ایک عورت نے اپنی بہن کا شکوہ کیا کہ وہ اکثر اوقات آپ
کے حضور حصول علم کے لیے موجود رہتی ہے اسے کہیں کے گھریلو کاموں میں میرا ہاتھ بٹائے تو آپ نے تعلیم حاصل کرنے والی بہن کی تعریف کی اور شکوہ کرنے والی سے فرمایا:

''خداوند نے جواب میں اس سے کہامر تھامر تھا! تو تو بہت سی چیزوں کی فکر وتردد میں ہے۔ لیکن ایک چیز ضرور ہے اور مریم نے وہ اچھا حصہ چن لیا ہے جو اس سے چھینا نہ جائے گا۔'' 11

" تھوڑے عرصے کے بعد یوں ہوا کہ وہ منادی کرتا اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری سناتا ہوا شہر شہر اور گاؤں گاؤں

پھرنے لگا اور وہ بارہ اس کے ساتھ تھے۔ اور بعض عورتیں جنہوں نے بری روحوں اور بیماریوں سے شفا پائی تھی یعنی مریم جو مگدلینی کہلاتی تھی جس میں سے سات بدروحیں نکلی تھیں۔'' 12

یہ آیات بالکل واضح کرتی ہیں کہ مسیح علیہ السلام مردوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم وتربیت کا بھی اہتمام کیا کرتے تھے۔

نسوانی تعلیم کا نصاب:

بنیادی عقائد:

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں چند عورتوں کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بیعت کرنے آئی تو ہم نے آپ سے کہا اے اللہ کے رسول! ہم آپ کے پاس آئی ہیں تاکہ ہم ان (امور) پر بیعت کریں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، نہ چوری کریں گی، نہ زنا کریں گی، نہ اپنی اولاد قتل کریں گی، اور نہ بہتان لگائیں گی جو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے سامنے گھڑلیں، اور نہ نیک کام میں آپ کی نافرمانی کریں گی۔ اور فرمایا: جتنی تم استطاعت اور طاقت رکھو۔ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہم سے زیادہ ہم پر رحم کرنے والے ہیں۔ ہم نے

کہا: یارسول اللہ ! کیاآپ ہم سے مصافحہ نہیں کرتے ؟آپ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، میری بات ایک عورت سے اسی طرح ہے جیسے ایک سو عورتوں سے ہو۔" [13]

سورۃالنور کی تعلیم :

سیرت النبی ﷺ کے مطالعہ سے معلوم ہوتاہے کہ آپ نے گھریلوزندگی میں علمی انقلاب اور خاندانی عمدہ تعلیم وتربیت کی خاطر خواتین کے لکھنے اور پڑھنے پر زور دیا۔اس فکر تبلیغ کے نتائج یوں ظاہر ہوئے کہ گھر کے گھر اصلاحی روش پر گامزن ہوگئے۔اور دمعاشرہ علم کے چراغ سے منور ہوگیا۔امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالَّذِينَ حُفِظَتْ عَنْهُمْ الْفَتْوَى مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةٌ وَنَيِّفٌ وَثَلَاثُونَ نَفْسًا، مَا بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَةٍ

اصحاب رسول ﷺ میں سے جن کے فتاوی جات محفوظ ہیں ان کی تعداد ایک سو تیس سے کچھ زائد ہے۔اس میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی۔" [14]

نبی اکرم ﷺ نے تعلیم نسواں کے بارے میں خاص طور پر ارشاد فرمایا:

عَلِّمُوا رِجَالَكُمْ سُورَةَ الْمَائِدَةِ وَعَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ النُّورِ۔

مردوں کو سورت مائدہ اور عورتوں کو سورت نور کی تعلیم دو۔[(15)]

اس حدیث کی سند پر محدثین نے کلام کیا ہے لیکن اس سلسلے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی اثر جو مذکورہ بالا حدیث کو تقویت دیتاہے.

عَلِّمُوا نِسَاءَكُمْ سُورَةَ النُّورِ۔

عورتوں کو سورت نور کی تعلیم دو۔[(16)]

اس سورت میں گھروں میں اجازت سے داخلہ، غض بصر، شرمگاہ کی حفاظت اور مرد وزن کا اختلاط، بہتان تراشی، زنا، ستر وحجاب، زیب وزینت، طہارت اور عصمت وعفت کے حوالے سے بہت مفید احکامات بیان کیے گئے ہیں۔

مسائل مخصوصہ:

تعلیمی حوالے سے نبی اکرم ﷺ نے عورتوں کو اس قدر حوصلہ مند بنایا کہ مسائل مخصوصہ پوچھنے تک میں بھی جھجک محسوس نہیں کرتی تھیں۔حضرت فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ

عنہا استحاضہ کے مرض میں مبتلا ہوئیں تو پریشانی کی حالت میں آپ ﷺ کے پاس آئیں اور اپنا مدعا ان الفاظ میں بیان کیا:

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي۔

"اے اللہ کے رسول ﷺ! میں ایک ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ کا خون آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو کیا میں نماز پڑھنا چھوڑ دوں؟ آپ نے فرمایا: "نہیں" یہ تو خون رگ ہے، حیض کا خون نہیں۔ جب تمہیں حیض کا خون آئے تو نماز پڑھنا چھوڑ دو اور جب وہ ختم ہو جائے تو پھر خون دھو کر نماز پڑھا کرو۔"(17)

حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ، فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنْ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي۔

"مجھے بڑی شدت کے ساتھ استحاضہ کا خون آتا تھا۔ پس میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں مسئلہ دریافت کرنے حاصل ہوئی تو آپ نے فرمایا: یہ تو شیطان کی طرف سے چوک مارنا ہے، تم چھ یا سات دن، ایام حیض شمار کر لو پھر غسل کر لے۔"(18)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اپنا مسئلہ پیش کرتی ہیں: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، کیا عورت کو احتلام ہو تو اسے غسل کرنا چاہیے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں جبکہ [اپنے کپڑے پر] پانی دیکھے۔" ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے [شرم سے] اپنا منہ چھپا لیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا: "ہاں تیرا ہاتھ خاک آلود ہو [کلمہ تنبیہ]، پھر بچے کی صورت ماں سے کیوں کر ملتی ہے؟" 19

امور خانہ داری:

اسلام نے گھریلو نظام کو بہتر بنانے کے لیے مرد پر معاشی ذمہ داریاں عائد کیں اور عورت کو امور خانہ داری سپرد کیے۔ نیز مثالی بیوی کے اوصاف نہایت جامع اور مختصر الفاظ میں ہمارے سامنے رکھے ہیں۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللَّهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ إِنْ أَمَرَهَا أَطَاعَتْهُ وَإِنْ نَظَرَ إِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَإِنْ أَقْسَمَ عَلَيْهَا أَبَرَّتْهُ وَإِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهِ۔

"مومن کے لیے تقویٰ حاصل ہونے کے بعد سب سے بڑی بھلائی نیک بیوی ہے، جب وہ اسے حکم دے تو اطاعت کرے، جب اس کی طرف دیکھے تو وہ خوش کردے، اور اگر وہ اس کی طرف سے کوئی قسم کھا بیٹھے تو اسے پورا کرے اور اگر شوہر گھر میں موجود نہ ہو تو اپنی اور شوہر کے مال کی حفاظت کرے۔"[20]

شاہ ولی اللہ گھریلو ذمہ داریوں سے متعلق فرماتے ہیں:

"یہ فرائض عورت ہی کے لیے مخصوص ہیں کہ وہ کھانے پینے اور لباس تیار کرنے کی خدمت انجام دے، شوہر کے مال کی حفاظت کرے، بچوں کی تربیت کرے، اور وہ تمام امور جن کا تعلق گھر اور گرہستی کے ساتھ ہے، ان کی انجام دہی کی کفیلہو۔[21]

تربیتِ اطفال

بچوں کی تعلیم وتربیت میں ماں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ امہات المومنین نے اس کردار کو خوب نبھایا۔ ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک چھوٹی بچی کو لایا گیا جس نے چھنکار والی پازیبیں پہن رکھی تھیں، انہوں نے فرمایا:

لَا تُدْخِلْنَهَا عَلَيَّ إِلَّا أَنْ تَقْطَعُوا جَلَاجِلَهَا وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جَرَسٌ۔

"ان پازیبوں کو کاٹ پھینکنے تک اس (بچی) کو میرے پاس مت لانا۔ اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: جس گھر میں گھنٹی کے بجنے کی آواز آئے وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"[22]

طبّی تعلیم:

دورِ نبوت میں خواتین عسکری خدمات بھی بجالاتی تھیں۔ ظاہر ہے اس سلسلے میں ان کو طبّی امور سر انجام دینے کے لیے ابتدائی ضرور تعلیمات دی گئی تھیں۔ لہٰذا فوجیوں کو پانی پلانے، زخم خوردہ سپاہیوں کو محفوظ مقامات پر لے جانے اور ان کی مرہم پٹی کرنے ایسے کام کرتی رہی ہیں۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنْتُ أَصْنَعُ لَهُمْ طَعَامَهُمْ وَأَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى.

"میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئی ہوں۔ میں فوجیوں کے لیے کھانا پکاتی تھی، ان کی غیر موجودگی میں ان کے خیموں کی حفاظت کرتی، زخمیوں کا علاج کرتی اور بیماروں کی تیمار داری کرتی تھی۔ "[23]

جنگ احد میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ ملتا ہے۔

"حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا زخم کس نے دھویا؟ پانی کس نے بہایا؟ اور علاج کس چیز سے کیا گیا؟ آپ ﷺ کی لخت جگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کا زخم دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ڈھال سے پانی بہا رہے تھے، جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دیکھا کہ پانی کے سبب خون بڑھتا ہی جا رہا ہے تو چٹائی کا ایک ٹکڑا لیا اور اسے جلا کر چپکا دیا جس سے خون رک گیا۔ "[(24)]

معلوم ہوا کہ عورتوں باقاعدہ تربیت یافتہ تھیں، کیونکہ جب خون نہیں رکا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چٹائی کو گرم کر کے زخمی جگہ لگایا تو خون فوراً رک گیا، یہ تبھی ممکن ہے جب کوئی تربیت یافتہ ہو۔ کیونکہ خون بند کرنے اور زخم مندمل کرنے کا طریقہ عین وقت پر ممکن نہیں۔

تعلیم نسواں کا طریقہ کار:

جمعہ کا اجتماع

بعض روایات میں ہے کہ خواتین علمی مجالس میں بڑے ذوق و شوق سے حاضر ہوتی تھیں۔ جیسا کہ حضرت خولہ بنت قیس الجھنیہ رضی اللہ عنہا حضور اکرم ﷺ کے خطبہ جمعہ کی بلندی آواز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتی ہیں:

كُنْتُ أَسْمَعُ خطْبَةَ رَسُولِ اللَّهِ يَوْمَ الجمعةوَأَنَا فِي مُؤَخَّرِ النِّسَاءِ

"جمعہ کے دن میں رسول اللہ ﷺ کا خطبہ اچھی طرح سنتی تھی حالانکہ میں عورتوں کی سب سے آخری صف ہوتی تھی۔" [25]

اس موقع پر عورتوں کی شرکت حصول علم تھا اور ان علمی مجالس سے بھرپور استفادہ کرنا تھا۔

حضرت حارثہ بنت نعمان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

مَا حَفِظْتُ ق، إِلَّا مِنْ فِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَخْطُبُ بِهَا كُلَّ جُمُعَةٍ

"میں نے سورۃ ق [کسی اور سے نہیں براہ راست] رسول اللہ ﷺ کی زبان سے سن کر یاد کی، آپ ہر جمعے میں اسے پڑھ کر خطاب فرماتے تھے۔"[26]

عید کا اجتماع:

شریعت نے عورت کو عید کی نماز میں شرکت کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ جب خواتین عید کے اجتماع میں شریک ہوئیں تو آپ نے مردوں سے خطاب کے متصل بعد عورتوں کو بھی الگ سے وعظ و نصیحت کی۔ جیسا کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ میں تشریف لے گئے، وہاں آپ عورتوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: اے عورتوں کی جماعت! صدقہ کرو۔ کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری اکثریت کو دیکھا ہے، انہوں نے کہا، یارسول اللہ ﷺ! ایسا کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم لعن طعن بہت زیادہ کرتی ہو، اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو، باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے میں نے تم میں سے زیادہ کسی کو بھی ایک عقل مند اور تجربہ کار آدمی کو دیوانہ بنا دینے والا نہیں دیکھا، عورتوں نے عرض کی کہ ہمارے دین اور ہماری عقل میں کیا نقصان ہے یارسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا: کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے نصف نہیں ہے؟ انہوں نے کہا، جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہو تو نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے، عورتوں نے کہا ایسا ہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔" (27)

ہفت روزہ کلاس:

علاوہ ازیں جب خواتین میں علم کی تڑپ اور جستجو کا داعیہ مذید نظر آنے لگا تو تعلیم و تربیت کے وقفے کو کم کر دیا گیا۔ وہ اجتماعات جو جمعہ کے جمعہ اور عیدین کے موقع پر منعقد ہوا کرتے تھے اب ضرورت کے تحت ہفتے میں کسی ایک مقررہ دن میں ہونے لگے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ایک عورت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول ﷺ! مرد آپ کی حدیث لے گئے (یعنی سب کچھ مردوں نے ہی آپ سے سیکھ لیا۔) آپ اپنی طرف سے ہمارے لیے ایک دن مخصوص کر دیجیے تاکہ اس میں ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور جو کچھ آپ

کو اللہ تعالیٰ نے سکھایا ہے اس میں سے کچھ ہمیں بھی سکھلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "فلان فلان دن فلان جگہ میں اکٹھی ہو جانا"(28)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَوْعِدُكُنَّ بَيْتُ فُلَانة۔ تمہارا مقام اجتماع فلاں عورت کا گھر ہے۔ (29)

ازواج مطہرات کے ذریعے:

عورتوں کی تعلیم وتربیت کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ نہیں ہو سکتا تھا کہ آپ مختلف خواتین سے نکاح کر کے ان کی براہ راست تعلیم وتربیت کریں اور انہیں دوسری عورتوں کو دین سکھانے کے لیے تیار کریں۔ نسوانی مسائل کی گتھیوں کو سلجھانے میں ازواج مطہرات کا غیر معمولی کردار ہے۔ مخصوص مسائل سے ہٹ کر بھی تعلیمات اور احکام کا علم امت کو ازواج مطہرات ہی کے واسطے سے ہوا ہے۔ وہ خلوت گاہِ نبوت کی رازدار تھیں۔ انہیں بہت سی ان باتوں کی خبر رہتی تھی جو دوسروں کی نگاہوں سے پوشیدہ تھیں۔ احکام حج سے متعلق اماالمؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا دَخَلَتْ الْعَشْرُ فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ

"جب عشرہ ذی الحج شروع ہو جائے اور کسی شخص کا قربانی کا ارادہ ہو تو اسے اپنے سر (کے بال) اور جسم کے کسی حصے (کے بالوں) کو ہاتھ نہیں لگانا (تراشنا یا کاٹنا) چاہئے۔"(30)

ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جو شخص دن اور رات میں (فرضوں کے علاوہ) بارہ رکعتیں پڑھے، اس کے لیے جنت میں گھر بنایا جاتا ہے۔ (اس کی تفصیل یہ ہے) چار رکعت ظہر سے پہلے، دو رکعت اس کے بعد، دو رکعت مغرب کے بعد، دو رکعت عشاء کے بعد اور دو رکعت نماز فجر سے پہلے۔﴿31﴾

صحابیات معلمات:

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا:

آپ **فقیہۃ الامت** کے نام سے مشہور ہیں، فقہ، حدیث، فرائض، احکام، حلال وحرام، اخبار واشعار، طب وحکمت غرض کہ بہت سے علوم کی جامع اور اپنے زمانہ میں ان علوم میں سب سے آگے تھیں۔ فقاہت و جامعیت میں تمام کبار صحابہ میں مسلّم تھیں، اور تمام حضراتِ صحابہ ان کے علم وفضل، اصابت رائے اور دینی علم میں تبحر کے قائل تھے۔

آپ کے بھانجے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما آپ کے متعلق کہتے ہیں:

"میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے زیر سایہ رہا۔ میں نے ان سے زیادہ شان نزول، فرائض، سنت شعر وشاعری، تاریخ عرب، انساب اور مقدمات کے فیصلوں، حتیٰ کہ طب کا جاننے والا کبھی کسی کو نہیں دیکھا۔ میں نے کہا خالہ جان ! آپ نے طب کہاں سے سیکھی؟ فرمانے لگیں۔ میں یا کوئی اور شخص بیمار ہوتا تو اس کا علاج بتایا جاتا، تو اسی طرح لوگ ایک دوسرے کو علاج بتاتے تو میں اسے یاد کر لیتی۔ "(32)

حضرت عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں۔

كَانَتْ عَائِشَةُ، أَفْقَهَ النَّاسِ وَأَعْلَمَ النَّاسِ وَأَحْسَنَ النَّاسِ رَأْيًا فِي الْعَامَّةِ 33

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لوگوں میں سے سب سے زیادہ فقیہ اور سب سے بڑی عالمہ اور لوگوں کے بارے سب سے اچھا خیال رکھنے والی تھیں۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ما أشكل علينا أمر فسألنا عنه عائشة إلا وجدنا عندها فيه علما۔

"ہمیں جس مسئلے میں بھی مشکل پیش آتی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے اور وہ اپنے علم سے اس کا جواب دے دیتی تھیں۔ "(34)

کثرت روایت میں اگرچہ آپ کا نام چھٹے نمبر پر آتا ہے۔آپ نے نبی اکرم ﷺ سے 2210 احادیث روایت کی ہیں۔ جن میں 174 متفق علیہ ہیں جبکہ بخاری میں 54 اور مسلم میں 69 روایات مروی ہیں۔ 35

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا

علمی حیثیت کے لحاظ سے تمام ازواج مطہرات بلند رتبہ رکھتی تھیں، تاہم حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ان میں کوئی جواب نہ تھا، محمود بن لبید کہتے ہیں:

كان أزواج النبي يَحْفَظْنَ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا وَلا مِثْلا لِعَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ. (36)

حضور ﷺ کی ازواج احادیث کا مخزن تھیں، تاہم عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ان میں کوئی حریف مقابل نہ تھا۔

علامہ ذہبی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے فقہی مقام و مرتبہ بارے نقل کرتے ہیں۔

وَكَانَتْ تُعَدُّ مِنْ فُقَهَاءِ الصَّحَابِيَّاتِ.

ان کا شمار فقہاء صحابیات میں ہوتا تھا۔[37]

حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوا ان کا کوئی حریف نہ تھا۔ ان سے 378 احادیث مروی ہیں۔ جن میں تیرہ روایات متفق علیہ ہیں۔ جبکہ تین بخاری اور تیرہ مسلم میں موجود ہیں۔[38]

طبّی مہارت:

بیشتر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ازواج مطہرات اور دوسری خواتین آپ ﷺ کے ہمراہ جہاد میں شریک ہوتیں اور زخمیوں کو پانی پلاتیں اور ان کی مرہم پٹی بھی کرتی تھیں۔ صحیح مسلم میں ہے:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنْ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى۔

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور انصار کی چند دوسری خواتین اکثر جنگوں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ شریک ہوتیں، جو فوجیوں کو پانی بھی پلاتی تھیں اور اور مرہم پٹی بھی کرتی تھیں۔[39]

"حضرت کعیبہ بنت سعد اسلمیہ رضی اللہ عنہا ہجرت کے بعد مسلمان ہوئیں، ان کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگایا گیا تھا، وہ مریضوں کا علاج اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں، حضرت سعد بن معاذ جب جنگ خندق میں تیروں سے زخمی ہوئے تو اسی خاتون نے ان کے زخموں کا علاج کیا مگر وہ قضائے الٰہی سے جانبر نہ ہو سکے تھے۔ اور یہی کعیبہ غزوہ خیبر میں بھی شریک ہوئی تھیں۔"[40]

اسی طرح طبقات ابن سعد کی ایک روایت میں ہے:

"حضرت ام عمارہ بنت کعب جنگ احد میں اپنے خاوند غزیہ بن عمر اور اپنے دو بیٹوں کے ہمراہ میدان جنگ کے لیے صبح کے وقت نکلیں۔ وہ زخم خوردہ سپاہیوں کو پانی پلانے کی ذمہ داری نبھانے کے لیے آئی تھیں۔ لیکن وفورِ جذبات سے مغلوب ہو کر اعانتِ اسلام میں کفار سے لڑتی ہوئی شہید ہوئیں۔ ان کے جسم پر تلوار و نیزے کے بارہ زخم تھے۔"[41]

الغرض بائبل میں سینٹ پال نے عورتوں کو کلیسیا میں بولنے سے منع کیا ہے اور صرف شوہروں کے زیر اثر رہ کر کچھ سیکھنے کی اجازت ہے، جبکہ یہود نے تورات کے حوالے سے بالکل ہی عورت کے لیے تعلیمی دروازے بند کر دیے۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام عورت کو تعلیم کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے پرزور تحریک برپا کرتے نظر آتے ہیں۔ دوسری طرف شریعتِ اسلامیہ نے نا صرف عورت کو ہر طرح سے تحصیلِ علم کی آزادی دی بلکہ اس کی نسوانیت کا خیال و پاس رکھتے ہوئے الگ

سے نصابِ تعلیم، طریقہ کار وضع کیا اور پھر مختلف شعبہ ہائے زندگی کے لیے ماہر خواتین بھی تیار کر دیں۔

حوالہ جات وحواشی

[1]۔ استثناء: 11: 19- 20

[2]۔ ولیم میکڈونلڈ، مترجم بشپ سموئیل ڈی۔ چند، تفسیر الکتاب، لاہور، مسیحی اشاعت خانہ، ط 2011ء، ص: 306

3. Leonard J. Swidler, Women in Judaism, The Status of women in formative Judaism, Metuchen, N. J Scare crow pres, 1976 Pg. 44

4. Women in Judaism, Pg. 44

[5]۔ کرنتھیوں کے نام پہلا خط: 14: 34- 35

[6]۔ تیمتھیس1: 2: 11- 12

[7]۔ کرنتھیوں کے نام پہلا خط: 11: 5

[8]۔ اعمال: 21: 9

[9]۔ خروج: 15: 20

[10]۔ ططس: 3:2- 5

[11]۔ لوقا: 10: 41- 42

[12]۔ لوقا: 8: 1- 2

13۔، أحمد بن محمد بن حنبل ، أبو عبد الله ،بیروت، مؤسسة الرسالة، **2001** م مسند احمد: **357/6**

[14]۔ ابن قيم الجوزية ، محمد بن أبي بكر بن أيوب بن سعد ، شمس الدين، إعلام الموقعين عن رب العالمين، بيروت، دار الكتب العلمية، **1991**م 10/1

15۔البیہقی، احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ، ابو بکر ،الریاض الرشد للنشر والتوزیع ، 2003 مشعب الایمان: (77/4)

16۔ شعب الایمان: (77/4)

17۔البخاری، محمد بن إسماعیل،ابو عبداللہ، دمشق، دار طوق النجاۃ، 1422ھ۔ صحیح البخاری: کتاب الطھارۃ، باب غسل الدم، (حدیث: 221)

18۔الترمذی، احمد بن عیسی بن سَورۃ بن موسی بن الضحاک،ابوعیسی ، مصر، مصطفی البابی الحلبی ،1975م سنن الرمذی: کتاب الطھارۃ، باب ماجاء فی المستحاضۃإنھا تجمع بین الصلاتین بغسل واحد ، (حدیث: 118)

19۔ صحیح بخاری: کتاب العلم، باب الحیاء فی العلم (حدیث: 130)

20- سنن ابن ماجہ: کتاب النکاح، باب إفضل النساء (حدیث: 1847)

21- ولی اللہ ، شاہ، حجۃ اللہ البالغۃ، مترجم عبدالرحیم ،لاہور تعمیر پرنٹنگ پریس،، 1983ء،(581/2)

22-أبو داود، سليمان بن الأشعث بن إسحاق، الحافظ، بيروت، المكتبة العصرية،سنن ابی داؤد: كتاب الخاتم، باب ما جاء في الجلاجل (حدیث: 3695)

23- ابن **سعد، محمد بن سعد بن منيع ، أبو عبد الله ، البغدادي، الطبقات الكبرى، بيروت، دار الكتب العلمية، 1990 م 8/ 229**

24۔ مبارکپوری، صفی الرحمٰن، مولانا، الرحیق المختوم، لاہور، مکتبہ السّلفیہ،1999ء ص: 377

25۔ طبقات ابن سعد: 333/8

26۔ صحیح مسلم: کتاب الجمعۃ، باب تخفیف الصلاۃ والخطبۃ (حدیث: 873)

27۔ صحیح البخاری: کتاب الحیض، باب ترک الحائض الصوم، (حدیث: 304)

28۔ صحیح البخاری: کتاب الاعتصام بالکتاب والسنہ، باب تعلیم النبی صلی اللہ علیہ وسلم إمتہ من الرجال والنساء مما علمہ اللہ لیس برای ولا تمثیل، (حدیث: 7310)

29-الحميدي، عبد الله بن الزبير بن عيسى بن عبيد الله ، أبو بكر، مسند الحمیدی، دمشق، دار السقا،1996 م: باب الجنائز،(حدیث: 1019)

30۔ مسند احمد (289/6)

[31]- سنن الترمذي، كتاب الصلوة، بَاب مَا جَاءَ فِيمَنْ صَلَّى فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْ السُّنَّةِ، حدیث نمبر:415

[32]- سیر اعلام النبلاء: 3/ 457

[33]- المستدرک علی الصحیحین، محمد بن عبداللہ ابو عبداللہ الحاکم النیسابوری، مکتبہ دار الکتب العلمی ہ — بیروت الطبعۃ الأولی1990: (حدیث: 6748)

[34]- الإصابۃ فی تمییز الصحابۃ، احمد بن علی بن حجر ابو الفضل العسقلانی الشافعی (118/8)

[35]- سیر اعلام النبلاء: 3/ 428

[36]- طبقات ابن سعد: 286/2

[37]- الذهبي، محمد بن أحمد بن عثمان بن قَايْماز ، أبو عبد الله ، شمس الدين، سير أعلام النبلاء، القاهرة ، دار الحديث، 2006م، 3/ 472

[38]- سیر اعلام النبلاء: 3/ 467

[39]- صحیح مسلم: کتاب الجہاد، باب غزوۃ النساء مع الرجال،(حدیث: 3375)

[40]- تہذیب التہذیب: (369/12)

[41]- الطبقات الکبریٰ: 412/8